(جیل کے علاوہ) پندرہ سال گزار دیئے جبکہ برصغیر کو آزاد کرانے میں ان کا ہر اول دستے میں نام تھا اور اسی برصغیر کی آزادی کے بعد ایشیا کے اکثر ممالک آزاد ہوئے۔ ملک کو آزاد کرنے کی جدوجہد میں ان کا مقدر جیل یا ریل تھا! اور جو لوگ اس وقت انگریز کے منظور نظر اور خطاب یافتہ تھے وہ پاکستان کے بعد بھی پیرانِ تسمہ پا کی طرح قوم پر سوار ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں امیر شریعت نے جس مکان میں جان جاں آفرین کے سپرد کی تھی ۳۳ سال دو ماہ بعد اسی مکان میں ان کے جانشین نے اپنے والد کی راہ لی۔ امیر شریعت نے دیگر "داعیانِ اسلام" کی طرح اپنی اولاد کے لئے دنیوی تعلیم اور زخارف دنیا کو پسند نہیں کیا بلکہ ان کے لئے وہی طرز پسند کیا جس کو خود ساری عمر اختیار کئے رکھا اور ان کو سادگی، قناعت، کفایت شعاری لیکن فقر غیور، خودداری، جرات و شجاعت اور دینی اعمال پر چھوڑا۔ بیٹیوں کے علاوہ چار بیٹے حضرت مولانا سید عطاء المنعم (جو جدا ہوگئے) مولانا سید عطاء المحسن، مولانا سید عطاء المومن اور مولانا سید عطاء المھیمن سلمھم اللہ تعالیٰ جرأت و شجاعت اور شکل و صورت میں "الولد سر لابیہ" کے مصداق ہیں اور اپنے گرامی قدر والد کی جماعت مجلس احرار اسلام کا پرچم تھامے ہوئے اعلاء کلمۃ الحق اور تحفظ ختم نبوت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اولاد و برادران سلمھم اللہ تعالیٰ کو اپنے عظیم والد کے مشن و موقف پر مستقیم رہنے کی توفیق رفیق فرمائے (آمین) حافظ عبدالرشید ارشد (ماہنامہ الرشید لاہور نومبر ۹۵ء ص ۷۴ تا ۶۱)

❄

(ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ) انّا للّٰہ وانّا الیہِ راجعُون

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند ارجمند مولانا سید ابو معاویہ عطاء المنعم بخاری جو طویل علالت کے بعد ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو دار فانی سے عالم جاوداں میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب مولانا صاحبزادہ ابرار احمد صاحب بگوی امیر مجلس حزب الانصار بھیرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا مرحوم نے ساری زندگی قرآن و سنت کی خدمت کرنے۔ مرزائیت اور دیگر مذاہب باطلہ کا مقابلہ کرتے ہوئے بسر کی۔ آپ کی زندگی کا خصوصی مشن صحابہ کرامؓ کا دفاع اور (خصوصاً) سیدنا امیر معاویہؓ اور بنوامیہ کی اسلامی خدمات کو اجاگر کرنا تھا۔ بنوامیہ دشمنی پر مبنی پروپیگنڈہ کا توڑ کرنا آپ کی تقریروں اور تحریروں میں نمایاں ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہر مشکل کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ مولانا کے انتقال سے علمی دنیا میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب الکریم آپ کے درجات کو بلند فرمائے (آمین) اراکین ادارہ سوگوار خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

مولانا مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم عزیزیہ بگویہ جامع مسجد بھیرہ میں قرآن خوانی ہوئی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی (ادارہ)

(ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ، اکتوبر / نومبر ۹۵ء ص ۲۸)

مولانا سید ابوذر بخاری

(ماہنامہ البلاغ، کراچی)

مورخہ ۲۴ اکتوبر بروز منگل کو مولانا سید ابوذر بخاریؒ طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے فرزند ارجمند تھے، اور ان کی سوچ، انداز تکلم اور خطابت میں اپنے والد ماجد کی بڑی دلکش جھلک موجود تھی۔ انہوں نے خیر المدارس ملتان میں درس نظامی کی تکمیل کی، اور اس طرح حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کے علوم سے بھی استفادہ کیا۔ وہ بلا کے ذہین، حاضر جواب، اور وسیع المطالعہ عالم تھے، خطابت میں فصاحت و بلاغت انہوں نے اپنے والد سے میراث میں پائی تھی، اور انداز زندگی بھی اپنے والد کی طرح درویشانہ تھا۔ سنا گیا ہے کہ قرآن کریم کے آٹھ آٹھ پارے روزانہ تلاوت کرنے کا معمول تھا۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح انہوں نے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں، نیز صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ناموس کا تحفظ اور ان اساطین امت کے خلاف دریدہ دھنی کرنے والوں کی تردید ان کی زندگی کا خاص مشن تھا، اور اپنی جدوجہد میں انہوں نے بہت سی صعوبتیں جھیلیں، قید و بند کے مراحل سے بھی گزرے، لیکن کوئی انہیں اپنے مؤقف سے متزلزل نہ کرسکا۔

مولانا مرحوم کا جب بھی کراچی آنا ہوا تو عموماً دارالعلوم میں تشریف لاکر خاصا وقت برابر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی مدظلہم اور اس ناکارہ کے ساتھ ملاقات میں صرف کرتے۔ اپنے والد کی طرح وہ ایک باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ اور جب کبھی وہ تشریف لاتے ان کی شگفتہ محفل حاضرین کو نہال کر دیتی، انہوں نے قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مسلمانوں کی ایک بستی آباد کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا، اور ایک مسجد بھی تعمیر کی، جہاں وہ وقتاً فوقتاً جلسے بھی منعقد کیا کرتے تھے، کئی بار اس ناکارہ کو انہوں نے ربوہ کی دعوت دی تو میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے پورا نہ کرسکا۔ احقر بھی جب ملتان حاضر ہوتا تو ان سے ملاقات کی کوشش کرتا۔ اب وہ کافی عرصے سے فالج کے حملے میں مبتلا تھے، اور آخر میں زبان بھی بند ہو گئی تھی۔ اور بالآخر ۲۴ اکتوبر کو ان کی آخری منزل آپہنچی۔ اور وہ دنیا کی اس جدوجہد کو خیر باد کہہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مجھے مولانا کی وفات کا علم ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ بعد ہوا اور اچانک ایک رسالے میں یہ خبر پڑھ کر دل کو ایک دھچکہ سا لگا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائیں۔ اور ان کو جوار رحمت میں درجات عالیہ سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

(مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی) (البلاغ جنوری ۱۹۹۶ء ص ۵۵)

*

سید ابوذر بخاری بھی انتقال فرما گئے

(ماہنامہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے جانشین اور بڑے فرزند حافظ سید عطاء المنعم